دار المصنفین اعظم گڑھ
(تعارف)

علامہ شبلی نعمانیؒ جنھیں تاریخ و سیر اور دیگر علوم اسلامی میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے نے جب تصنیف و تالیف کے کام کا آغاز کیا، اور اسلامی علوم و فنون، اسلامی تاریخ اور دیگر عصری تقاضوں کے مطابق چند اهم موضوعات پر قلم اٹھایا، تو انهیں یہ احساس ہوا کہ ایک شخص تن تنہا خواہ کتنا ہی جامع الحیثیات اور پہلودار کیوں نہ ہو وہ تصنیف اور تحقیق کی تمام ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتا ۔ اس کام کیلئے ایک جماعت درکار ہے کہ جس میں شامل اہل علم و فضل دن رات مصروف رہیں، ایک عظیم الشان کتب خانہ بھی نہایت ضروری ہے کہ اسکے بغیر بھی تصنیف و تالیف کا مرحلہ سخت جاں طے نہیں کیا جا سکتا ۔

شبلی نے جب ,,الفاروق،، کی تصنیف کا کام شروع کیا اور مواد کی فراھمی کیلئے انھیں ترکی، مصر، شام وغیرہ کا سفر کرنا پڑا تو ان کے خیال کو مزید تائید حاصل ہوئی ۔

علی گڑھ سے سبکدوشی کے بعد شبلی نعمانیؒ اپنے تخیل کو عملی صورت میں لانے کی تدبیریں سوچتے رہے، بالآخر مارچ ۱۹۱۰ میں ندوۃ العلماء کے اجلاس میں انھوں نے ایک عظیم قومی کتب خانے کی تجویز پیش کرتے ہوئے ایک تصنیفی ادارے کے قیام کا ذکر کیا ۔ ۱۱ فروری ۱۹۱۴ء کو انھوں نے مجلہ الھلال میں اس کا مجوزہ خاکہ پیش کیا ۔ اگست ۱۹۱۴ء میں انھوں نے اعظم گڑھ کے پر سکون

ماحول کو دارالمصنفین کے قیام کیلئے منتخب کیا اور اپنا موروثی مکان اور باغ اس کے لئے وقف کر دیا ۔ اپنی زندگی میں انھیں اسکی بنیاد رکھنے کا موقعہ نہ مل سکا ، مگر ان کی وفات کے تین روز بعد ۲۱ نومبر ۱۹۱۴ء کو ان کے احباب اور تلامذہ نے دارالمصنفین کے قیام کا فیصلہ کیا، سید سلیمان ندوی پونا کالج کی ملازمت چھوڑ کر اعظم گڑھ آ گئے اور مسعود علی ندوی کے انتظامی تعاون اور عبدالسلام ندوی کے علمی اشتراک سے ۱۹۱۵ء میں دارالمصنفین نے اپنا کام شروع کر دیا ۔

اس ادارے کے اغراض و مقاصد یہ قرار دیئے گئے :

(۱) ملک میں اعلی مصنفین اور اهل قلم کی جماعت پیدا کرنا، (۲) بلند پایہ کتابوں کی تصنیف و تالیف و ترجمہ کرنا ، (۳) علمی کتابوں کے طبع و اشاعت کا سامان کرنا [صباح الدین، مقالات شبلی]

۱۹۱۵ء میں سید سلیمان ندوی کی تصنیف ارض القرآن، جلد اول، کی اشاعت سے دارالمصنفین کے تصنیفی کام کی ابتدا ہوئی ۔ [اس ادارے نے بہت جلد تالیف و تصنیف کا ایک ایسا معیار قائم کر دیا جس سے اردو کے تمام سنجیدہ مصنیفن اور اهل قلم متاثر ہو کر اس کی تقلید کرنے لگے] ۔

دارالمصنفین کے کارکنوں کی تین اقسام ھیں : (۱) رفقائے اعزازی: وہ مشاهیر اهل قلم اور ارباب علم جو دارالمصنفین کو اپنے علمی مشوروں اور قلمی اعانتوں سے مستفید کرتے ھیں، (۲) رفیق: وہ اصحاب ذوق جو تکمیل علم کے بعد فن تصنیف کے سیکھنے کی غرض سے دارالمصنفین میں مقیم ہوں، (۳) مصنفین : وہ رفیق جو پانچ سال کی تربیت حاصل کر چکے ہوں ۔ مصنفین اور رفقاء مستقل طور پر دارالمصنفین کے احاطے میں رھتے ھیں اور ان کے وظائف ان کی ضروریات کے مطابق مقرر ہوتے ھیں ۔ ایثار و قربانی اور بے لوث

خدمت کا جذبہ دارالمصنفین کے کارکنوں کی اہم خصوصیت ہے۔ اس کے پہلے ناظم سید سلیمان ندوی بتیس سال تک یہاں کام کرتے رہے اور ان کا زیادہ سے زیادہ وظیفہ اڑھائی سو روپے ماہوار تھا ۔ اس طرح عبدالسلام ندوی نے وہاں چالیس برس صرف کیے اور آخر وقت میں ان کا وظیفہ ۱۷۰ روپے تھا ۔

دارالمصنفین نے گزشتہ پچاس پچپن سال کے دوران میں بڑا وقیع علمی، تحقیقی تاریخی اور دینی ادب پیش کیا ہے اور مختلف علوم و فنون میں ایک سو سے زیادہ کتابیں لکھوا کر شائع کی ہیں مثلاً :۔

(۱) سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم : شبلی نے سیرت النبی کی پہلی جلد مکمل کر لی تھی، مگر ان کی زندگی میں اس کی اشاعت کی نوبت نہ آئی تھی ۔ ان کی آخری وصیت کے مطابق سید سلیمان ندوی نے مزید پانچ جلدیں تالیف کر کے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا ۔ یہ چھے جلدیں بالترتیب ۱۹۱۸ء ، ۱۹۲۰ء، ۱۹۲۴ء، ۱۹۳۴ء، ۱۹۳۵ء اور ۱۹۳۹ء میں شائع ہوئیں ۔ یہ دارالمصنفین کی مقبول ترین کتاب ہے جسے برصغیر پاکستان و ہند کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی قدرومنزلت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی چند جلدوں کا ترجمہ ترکی اور فارسی میں ہو چکا ہے۔

(۲) سیرت صحابہ و تابعین وغیرہم : سیرت صحابہؓ کے سلسلے میں بارہ کتابیں ہیں : جلد اول (خلفائے راشدینؓ) ،.جلد دوم و سوم (مہاجرینؓ) ، جلد ششم (امام حسنؓ، امام حسینؓ، امیر معاویہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ) اور جلد ہفتم (مختلف صحابہؓ کرام)، از شاہ معین الدین احمد ندوی، جلد چہارم و پنجم (انصارؓ) اور جلد ہشتم (صحابیاتؓ)، از سعید انصاری، جلد نہم ودہم (اسوہ صحابہؓ) اور جلد یازدہم (اسوہ صحابیات)، از عبدالسلام ندوی اور جلد دوازدہم (اہل

کتاب صحابہؓ) از حافظ مجیب اللہ ندوی، ان کے علاوہ تابعینؒ، از شاہ معین الدین احمد اور تبع تابعین، از حافظ مجیب اللہ، کا شمار بھی اسی ضمن میں کیا جا سکتا ہے۔ اس سے قبل کوئی جامع کتاب موجود نہ تھی۔ اس سلسلہ تصنیف نے ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا۔

(۳) سوانح : بعض مشاہیر اسلام کی نہایت قابل قدر سوانح عمریاں شائع ہوئی ہیں، مثلاً شبلی نعمانی: الفاروقؓ، الغزالیؒ، المامون، سلیمان ندوی: سیرت عائشہؓ، خیام، حیات شبلی، عبدالسلام ندوی: سیرت عمرؓ بن عبدالعزیز، امام رازیؒ، ابن خلدون (ڈاکٹر طہ حسین کی کتاب کا ترجمہ)

(۴) ادبیات : شبلی نعمانی : شعر العجم (پانچ حصے) ، فارسی شاعری کی تاریخ، عبدالسلام ندوی: شعر الہند (دو حصے)، اردو شعرا اور اصناف سخن کا تذکرہ اور اقبال کامل، اقبال کی زندگی اور شاعری پر سیر حاصل بحث، عبدالحئی: گل رعنا، اردو شاعری کا تذکرہ، کلیات شبلی، مکاتیب شبلی (دو جلد)، خطبات شبلی اور مقالات شبلی (آٹھ جلدوں میں شبلی نعمانی کے مذہبی، ادبی، تعلیمی، تنقیدی، تاریخی، فلسفیانہ اور قومی مضامین کا مجموعہ) مرتبہ سید سلیمان ندوی۔

(۵) تاریخ اسلام : چار جلدوں میں، از شاہ معین الدین احمد: جلد اول میں عہد رسالت و خلافت راشدہ، جلد دوم میں عہد بنو امیہ اور جلد سوم و چہارم میں خلافت عباسیہ کی تاریخ درج ہے۔

(٦) تاریخ علوم و فنون : ارض القرآن، از سید سلیمان ندوی ، جس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے : عبدالسلام ندوی : تاریخ فقہ اسلامی، جو محمد خضری : التشریع الاسلامی کا اردو ترجمہ ہے۔

(۷) اسلامی ممالک کی تاریخ و تمدن : اس سلسلے کی قابل ذکر کتابیں یہ ہیں : محمد عزیز مرزا : تاریخ دولت عثمانیہ (دو جلدیں) ، سید ریاست علی ندوی: تاریخ اندلس اور تاریخ صقیلہ، شاہ معین الدین احمد: اسلام اور عربی تمدن، جو محمد کرد علی: الاسلام و الحضارة العربية کا ترجمہ ہے سید ابو الحسن علی ندوی: تاریخ دعوت و عزیمت (دوجلدیں، یعنی عالم اسلام کی اصلاحی و تجدیدی کوششوں کا تاریخی جائزہ،) محمد اسحق سندیلوی : اسلام کا سیاسی نظام، سلیمان ندوی: عربوں کی جہازرانی، ابوالحسنات ندوی: ہندوستان کی اسلامی درسگاہیں ۔

(۸) تاریخ ہند : رقعات عالمگیر، سید نجیب اشرف : مقدمہ رقعات عالمگیر، سید ابوظفر: مختصر تاریخ ہند اور تاریخ سندھ، سید صباح الدین عبدالرحمن: بزم تیموریہ (مغل بادشاہوں کی علمی سرپرستی اور ان کے دربار کے علما و فضلا کا تذکرہ، بزم صوفیہ (عہد تیموری سے قبل کے صاحب تصنیف صوفیہ کا تذکرہ)، بزم مملوکیہ، ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی جلوے اور ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی کارنامے، ہندوستان عربوں کی نظر میں (دو جلد، ہندوستان کے بارے میں عرب مصنفین، جغرافیہ نگاروں، سیاحوں اور مورخوں کے اقتباسات اور ان کا اردو ترجمہ)، ابو ظفر ندوی : گجرات کی تمدنی تاریخ :

(۹) فلسفہ: عبدالباری ندوی: برکلے اور اس کا فلسفہ، اسی مصنف نے مبادی علم انسانی کے نام سے برکلے [PRINCIPLES OF HUMAN KNOWLEDGE : BERKLEY اور فہم انسانی کے عنوان سے ہیوم HUMAN : DAVID HUME UNDER STANDING کا ترجمہ کیا، افکار عصریہ، عبدالماجد دریا بادی: مکالمات (برکلے : DIALOGUS کا ترجمہ)، ظفر حسین خان: طبقات الامم (جو صاعد الاندلسی کی کتاب

کا ترجمہ ہے) عبدالسلام ندوی: انقلاب الامم (لیبان Le Bon کی کتاب کے عربی ترجمے کا ترجمہ] ۔

دارالمصنفین کا ایک بڑا کارنامہ ماھنامہ معارف کا اجرا ہے ۔ یہ رمضان ۱۳۳۳ ھ جولائی ۱۹۱٦ء سے سید سلیمان ندوی کے زیر ادارت شائع ہونے لگا اور اب تک باقاعدگی سے نکل رہا ہے ۔ [اپنے تحقیقی اور علمی مضامین اور متین و پروقار اسلوب کے اعتبار سے اسے اردو کے بہترین جرائد میں شمار کیا جا سکتا ہے] ۔

دار المصنفین کے ممتاز مصنفین و محققین میں دارالمصنفین کے بانی اور پہلے ناظم، سید سلیمان ندوی (ولادت ۲۲ نومبر ۱۸۸۴ء، م ۲۲ نومبر ۱۹۵۳ء بمقام کراچی)، عبدالسلام ندوی (ولادت ۱۹ فروری ۱۸۸۳ء، م ۱۳ اکتوبر ۱۹۵٦ء بمقام اعظم گڑھ)، شاہ معین الدین احمد ندوی، سعید انصاری (م ۴ اکتوبر ۱۹٦۲ء بمقام لاھور)، سید نجیب اشرف (م ۱۹٦۸ء) ، سید ریاست علی ندوی، ابوظفر ندوی اور سید صباح الدین عبدالرحمن بالخصوص قابل ذکر ھیں ۔ ان کے علاوہ عبدالباری ندوی، عبدالماجد دریا بادی اور ابو الحسنات ندوی بھی دارالمصنفین سے منسلک رہے ھیں ۔

برصغیر پاک و ھند میں دارالمصنفین اس لحاظ سے ایک منفرد ادارہ ہے کہ اس کے اپنے کام وقتی مصنفین ھیں، اپنا مطبع ہے اپنا کتاب خانہ اور اپنا دار الاشاعت ہے اور اپنی سب عمارتیں ھیں ۔

آج ادارہ تحقیقات اسلامی اسی ادارے (دارالمصنفین) کے عظیم کارکن، شبلی اور ندوی کے صحیح معنوں میں جانشین سید صباح الدین عبدالرحمن کی علمی و تحقیقی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے فکرونظر کا ,,سید صباح الدین عبدالرحمن نمبر،، پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رھا ہے ۔ (ادارہ)

دارالمصنفین اعظم گڑھ سے متعلق یہ معلومات اردو دائرہ معارف اسلامیہ اور مقالات شبلی سے حاصل کی گئی ھیں ۔